

تماکریکا کا شہر میں دنیا میں  
بیداری نہ ہوتا اور مٹی ہوتا اور  
اس شدید اور بیت تاک  
صورت حال کا سامنا نہ کرنا  
پڑتا۔

ان کا یہ موقف نما عظیم کے  
پارے میں ٹک کر بھیش  
کر خداون کے بر عکس ہوگا اور  
ای دنیا کے پارے میں ہوگا  
جس پر وہ فریقت اور عرضی  
زندگی کے فائدے کے لیے تمام  
واسائل اور اپنی تمام قوانین ایسا  
صرف کر رہے تھے۔

**سُورَةُ الْزِّيْغَاتِ**  
اس کا موضوع اگر شہر سورہ کی  
طریقہ قیامت اور زندگی بعد  
موت کے اثاث پر تھی ہے جو  
لوگ آخرت کے قائل نہیں  
ہیں اور رسول کو جھلکارے ہیں  
انکا انجام یا ہو گا اور انسان کے  
اندر آخرت کی حقیقت کا شعور  
بیدار کرتا ہے کہ یہ کتنی ہوں گا  
کتنی عظیم پر پا ہونے والی خمیہ  
حقیقت ہے۔ قرآن کی نظر

میں انسان کی تمام برائیوں اور  
خراپیوں کی جزا ہی حقیقت کا  
انکار یا اس سے غفلت ہے۔  
ذیہ سورہ کی آیات اٹھ میں

## يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ

يَنْظُرُ	الْمَرْءُ	مَا قَدَّمَتْ	يَدَاهُ	وَيَقُولُ
دیکھ لے گا	ہر آدمی	جو آگے بیجے	دونوں ہاتھوں نے اسے	اور کہا

حضرت ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بیجے ہوں گے دیکھ لے گا اور

## الْكَافِرُ يُلَيْتُنِي كُنْتُ ثُرَابًا

الْكَافِرُ	يَا	لَيْتَ	نَحْنُ	كُنْتُ	تُرْبَةً
کافر	اے	کاش کہ	میں	ہوتا	مٹی

کافر کے گا کرے کا شہر میں مٹی ہوتا!



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بہادر بان انبیاء ترمذی ہے۔

## وَالْتَّرِعَةِ غَرْقًا ۝ وَالنُّشْطَةِ نَشَطًا ۝

وَ	الْتَّرِعَةِ	غَرْقًا	وَ	النُّشْطَةِ	نَشَطًا
قسم ہے	جان نکالنے والے فرشتوں کی	ڈوب کر اختی سے	اور	بندھوں والوں کی	آسانی سے اگر کوئی

ان (فرشتوں) کی قسم جو دوہب کھجت لیتے ہیں اور ان کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں

## وَالسَّيْحَةِ سَبَحًا ۝ فَالسَّيْقَةِ سَبَقًا ۝

وَ	السَّيْحَةِ	سَبَحًا	فَ	السَّيْقَةِ	سَبَقًا
اور	تیرنے والوں کی	تیزی سے تیرنا	پھر	آگے بڑھنے والوں کی	اپ کر

اور ان کی جو تیر کے پھیرتے ہیں پھر اپ کر آگے بڑھتے ہیں

افعال بَنَنْظُرُ: دیکھ لے گا مصارع واحد غائب مذکور نَظَرُ بَنَنْظُرُ۔ قَدَّمَتْ: اس نے آگے بیجا تقدیم سے ماضی واحد غائب مذکور میں۔

يَقُولُ: کہہ گا وہ کہتا ہے قَوْلُ سے مصارع واحد غائب مذکور قَوْلَ۔ كُنْتُ: میں تھا میں ہوتا کوئون سے ماضی واحد تکلیف کیا گئی۔

اسماء: الْمَرْءُ: مرد آدمی۔ مَا: جو اسی سے موصولہ۔ يَدَا: دو با تحدید کا مشینی (اصل میں یہ آن بسب اضافت ن گریا)۔ تُرَابًا: مٹی۔

النُّشْطَةِ: جان نکالنے والیں مراد وہ فرشتے جو حتی سے جان نکالتے ہیں اس فعل بمعنی مٹت۔ النُّشْطَةِ: یعنی آسانی سے جان نکالنے والے فرشتے ایضا۔ السَّيْحَةِ: تیرنے والے فرشتے ایضا۔ (مرید فصیل اور دیگر الفاظ کیلئے دیکھیں لفظ)

## فَالْمُدَبِّرُاتُ أَمْرًا ۖ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۖ لَا

فَ	الْمُدَبِّرُاتُ	أَمْرًا	يَوْمٌ	تَرْجُفُ	الرَّاجِفَةُ
پھر	تمیر/ انتظام کرنے والوں کی	حکم کے مطابق	بس دن	کاچھے والی	
پھر (دیکھا کے)	کاموں کا انتظام کرتے ہیں۔ (کہ دن آ کر رہے گا) جس دن زین کو بوجمال آئے گا				

## تَتَبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۖ قُلُوبٌ يَوْمَئِنَ وَاجِفَةُ ۖ لَا

تَبَعُ	هَا	الرَّادِفَةُ	قُلُوبٌ	يَوْمَئِنَ	وَاجِفَةُ
بیچھے آئے گی	اسے	بیچھے آنے والی	بہت سے دل	اس دن	دھڑک رہے ہوں کے
پھر اس کے بیچھے اور (بوجمال) آئے گا۔ اس دن (لوگوں کے) دل خائف ہو رہے ہوں کے					

## أَبْصَرُهَا خَشِعَةٌ ۖ يَقُولُونَ إِنَّا لِمَا دُودُونَ

أَبْصَرُ	هَا	خَشِعَةٌ	يَقُولُونَ	إِنَّا	لَمَرْدُوْدُونَ
آکھیں	ان کی	ڈر نے والی/ جھکی ہوئی	کہتے ہیں	کیا	یقیناً ہم
اور آنکھیں جھکی ہوئی۔ (کافر) کہتے ہیں کیا ہم اتنے پاؤں					

## فِي الْحَافِرَةِ ۖ إِذَا كُنَّا عَظِيمًا تَخْرَةً ۖ لَا

فِي	الْحَافِرَةِ	إِذَا	كُنَّا	عَظِيمًا	نَخْرَةً
میں	پہلی حالت	کیا	جب	ہم ہو جائیں	بڑیاں
پھر لوٹیں گے؟ بھلا جب ہم کو کھلی بڑیاں ہو جائیں گے (تو پھر زندہ کیے جائیں گے)؟					

## قَالُوا تِلْكَ إِذَا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۖ فَإِنَّا هِيَ

قَالُوا	تِلْكَ	إِذَا	كَرَّةٌ	خَاسِرَةٌ	فَإِنَّا	هِيَ
کہتے ہیں	یقُو	اس وقت	لوٹا	خمار/ ازیاں ہے	پس	پچھیں/ صرف
کہتے ہیں کہ یہ لوٹا تو (موجب) زیاں ہے۔ وہ تو صرف						

افعال: تَرْجُفُ: وہ لرزے گی، وہ کاپ اٹھے گی کی رَجْفَت سے مضرار و واحد غائب موئٹ رَجْفَت، بِرَجْفَت، تَبَعُ: وہ بیچھے آئے گی ائمَّعَ.

اسماء: **الْمُدَبِّرَاتُ:** تمیر کرنے والے فرشتے اسم فاعل۔ **الرَّاجِفَةُ:** کاچھے والی اسم فاعل واحد مؤنث۔ **الرَّادِفَةُ:** بیچھے آنکھیں (یعنی صور کی دوسرا آواز) ایضا۔ **وَاجِفَةُ:** لرزے والی ایضا۔ **خَاسِرَةُ:** ذر نے والی ایضا۔ **لَمَرْدُوْدُونَ:** واپس لوٹائے ہوئے اسم مفعول۔ **الْحَافِرَةُ:** پہلی حالت/ پیدائش۔ **عَظِيمًا:** بڑیاں عظم وحد۔ **نَخْرَةً:** بوسیدہ میڈر صفت۔ **كَرَّةً:** ایک بار پھر کرنا/ لوٹنا۔

یوم آنحضرت کے مناظر میں سے پہلا مظہر ہے۔ انسان کو غفلت سے بیدار کرنے کیلئے کہ موت ایک حقیقت ہے اسکو مت بھول روزانہ تیرے سامنے انسان مرتے ہیں۔ یہاں مرنے کی کیفیت پیان ہوئی ہے ایسے فرشتوں کی پانچ صفات پیان ہوئی ہیں جو اللہ کے حکم سے پوری کائنات کا نظام چلا رہے ہیں جو انسانی روح کو جسموں میں ڈوب کر کھینچتے ہیں اور آہستہ سے کمال لے جاتے ہیں اور تیری سے پوری کائنات میں امریبی لے کرتی ترے پھرتے ہیں اور اس کے معاملات کا انتظام کرتے پھرتے ہیں۔ یہاں فرشتوں کی قسم اس لیے کھلی گئی ہے کہ جس طرح یہ پہلی مرتبہ پوری کائنات کا قائم چلا رہے ہیں یہ دوسری دفعہ بھی اللہ کے حکم سے دوبارہ جان ڈال سکتے ہیں اور موجودہ نظام کو درہم برہم کر سکتے ہیں۔

آیت ۶۱۳ میں اس کائنات کے نظام کو درہم برہم کر کر کے دوسرا نظام پر پاہونے کا

منظروں کیا گیا ہے کہ انسان  
اس وقت کی پہٹت قدر تراہت  
ہولناک مناظر سے دوچار ہو گا  
دل و حذر کئیں گے۔ آنکھیں  
جسک جائیں گی۔ اس دن کے  
جلانے والے کہتے ہیں کیا تم  
وائق پہلی حالت میں آجائیں  
کے؟ جبکہ تم گلی سڑی پہیاں ہو  
چکے ہو گئے جب تو یہ والی  
بڑی گھانتے کی ہو گی۔

یہ اللہ کا فضل ہے کہ اس  
نے انسان کو یقینی انعام سے  
خود رکر دیا کہ وہ اس زندگی کی  
مہلت سے فائدہ اٹھاتے  
ہوئے دوسرا زندگی کا سرمایہ  
اکش اکر کرے تاکہ اس وقت کو  
پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ آج  
جن لوگوں نے آخرت کا کوئی  
غلط عقیدہ نہ لیا ہے اور اس امید  
پر بے خُم ہیں کہ ہم جو کچھ بھی  
یہاں کریں وہاں اور لوگوں کی  
سفارش کام آجائے گی وہ ہمیں  
بچالیں گے۔ یہاں قیامت کا  
ہولناک مظہر پیش کرنے  
کیماں تھے ان غلط آرزوں کی  
تردید بھی ہو رہی ہے۔

۱۵-۲۲ آیت میں اس  
قیامت کی دوست سے پر

### زَجْرَةٌ وَ حَلَةٌ ۖ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۖ طَهْلٌ

زَجْرَةٌ	وَحَدَّةٌ	فَ إِذَا	هُمْ	بِالسَّاهِرَةِ	طَهْلٌ
ڈانٹ ہو گی	ایک پس	ای وقت	وہ	میدان میں ہوں گے	کیا
ایک ڈانٹ ہو گی۔ اس وقت وہ (سب) میدان (حضر) میں آجی ہوں گے۔ جملہ					

### أَتَكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۖ إِذْ نَادَهُ سَرْبَةً

أَتَى	كَ	حَدِيثُ	مُوسَىٰ	إِذْ	نَادَى	هُ	رَبْ	هُ
آئی ہے	تیرے پاس	حکایت	موسیٰ کی	جب	پکارا	اسے	پروردگار نے	اسے

تم کو موسیٰ کی حکایت پہنچی ہے؟ جب ان کے پروردگار نے

### بِالْوَادِ الْمَقَدَّسِ طَوَّيٌ ۖ إِذْ هَبَ إِلَى فِرْعَوْنَ

بِ	الْوَادِ	الْمَقَدَّسِ	طَوَّيٌ	إِذْ هَبَ	إِلَى	فِرْعَوْنَ
میں	وادی/میدان	پاک	طوفی	جاوے	طرف	فرعون کی

ان کو پاک میدان (یعنی طوفی) میں پکارا۔ (اور حکم دیا) کہ فرعون کے پاس جاؤ

### إِنَّهُ طَغَىٰ ۖ فَقُلْ هَلْ لَكَ إِلَى آنَتْ تَزَكَّىٰ ۖ لَا

إِنَّ	هُ	طَغَىٰ	فَ قُلْ هَلْ	لَكَ	إِلَى آنَ	تَزَكَّىٰ
پیش	وہ	سرکش ہو رہا ہے	پھر کہو کیا	لیے تیرے (تو چاہتا ہے)	طرف یہ کہ تو پاک ہو جائے	وہ سرکش ہو رہا ہے۔ اور (اس سے) کہو کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہو جائے؟

### وَ أَهْدِيَكَ إِلَى سَابِقَ فَتَخْشِي ۖ حَسَّاجٌ ۖ فَارِدَةُ الْأَيْةِ

وَ	أَهْدِيَ	كَ	إِلَى	رَبْ	كَ	فَ	تَخْشِي	فَ ارْ	أَيْةِ
اور	میں رستہ تباہیں	تجھکو	طرف	پروردگار	تیرے کے	پس تو خوف کرے	پھر دکھائی اسکو	نشانی	اور میں تجھ تیرے پروردگار راستہ تباہیں تاکہ تجھ کو خوف (پیدا) ہو۔ غرض انہوں نے اس کو بڑی نشانی

اعوال: آتک: تیرے پاس آئی آئی صیخہ ماضی واحد غائب ذکر کئے ضمیر مفعول اتنی باتی۔ طغی: اس نے سرکش کی طفیلان سے ماضی واحد غائب ذکر طغی۔ بطفی۔ تزکی: تو پاک ہو جائے مفارع واحد حاضر ذکر تزکی۔ بتزکی (اول تاء مخدوف)۔ آہدی: میں رہنمائی کر دیا/ رستہ تباہی، مضارع واحد متكلمہ تہذیبی، بہدی (ازہدیۃ)۔ اری: اس نے دکھایا ماضی واحد غائب ذکر اڑی بیٹی۔

اسمعنے جُرَّة: ڈانٹ۔ السَّاهِرَة: میدان ہمارا میدان حشر کا میدان۔ حدیث: بات۔ ایة: نشانی، مجرہ۔

حروف: هُل: کیا۔ بِ: ساتھ۔ إِلَى: طرف، جانب۔ آن: کر۔

**الْكَبِيرُ فَكَذَّبَ وَ عَصَىٰ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ**

الْكَبِيرُ	فَ	كَذَّبَ	وَ	عَصَىٰ	ثُمَّ	أَدْبَرَ	يَسْعَىٰ
بُرْيٌ	پُل	جَهْلًا يَا اسْنَةً	اوْر	نَمَانًا	پُهْر	لوْثُ گَيَا	تَدْبِيرٍ يَسْعَىٰ كَرَنَةً گَيَا

وَحْكَمَيْ. اسْنَةً جَهْلًا يَا اور نَمَانًا۔ پُهْر لَوْثُ گَيَا اور تَدْبِيرٍ يَسْعَىٰ کَرَنَةً گَيَا۔

**فَحَشَرَ قَتَّ فَنَادَىٰ فَقَالَ أَنَا سَرْبُوكُمُ الْأَعُلُىٰ**

فَ	حَشَرَ	فَ	نَادَىٰ	فَ	قَالَ	أَنَا	رَبُّ	كُمُ الْأَعُلُىٰ
پُهْر	اکْشَاکِیَا	پُل	پُکَارَا	تو	بُرْيٌ	مِنْ ہُوں	رب	تَهْرَا

اور (لوگوں کو) اکْشَاکِیَا اور پُکَارَا۔ کہنے کا تمہارا سب سے بڑا مالک میں ہوں۔

**فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَ الْأُولَىٰ**

فَ	أَخَذَ	هُ	اللَّهُ	نَكَالَ	الْآخِرَةِ	وَ	الْأُولَىٰ	إِنَّ
پُل	پُکَارَا	اَسَے	اللَّهُنَّ	عِذَابَ مِنْ	آخِرَتِ	اوْر	دِنَيَا کَے	بَعْدِ

تو خدا نے اس کو دنیا اور آخرت (دُونوں) کے عذاب میں پکولی۔ جو شخص

**فِي ذَلِكَ لَعِبَرَةٌ لِمَنْ يَخْشِيٰ**

فِي	ذَلِكَ	لَ	عِبْرَةٌ	لِ	مَنْ	يَخْشِيٰ	أَنْتُمْ	أَشَدُّ
مِنْ	اس	البَتَّة	عِبْرَتْ	ہے	لِي	اُسَکِ جُو	ذُرْرَكَتْ	ہے

(خدا سے) ذُرْرَكَتْ ہے اس کے لیے اس (قصے) میں عِبْرَتْ ہے۔ جملہ تمہارا بنانا آسان ہے

**خَلْقًا أَمِ السَّمَاءَ بَنَهَا**

خَلْقًا	أَمِ	السَّمَاءَ	بَنَىٰ	هَا	رَفَعَ	سَمْكَ	هَا
بَنَاتَا	یا	آسَانَ کَا	اَسَى نے بَنَایا	اس کو	بَلَدِیَا	چَھَٹِ/اَخْنَان	اس کی

یا آسَانَ کا اسی نے اس کو بَنَایا۔ اسکی چَھَٹِ کو اوپنجا کیا

منظر کے ساتھ تاریخ میں قصہ حضرت موسیٰ، اور فرعون کی صورت میں اللہ کے پیغام سے انکار و بقاوت کرنے والوں کے انعام سے استھاد کیا گیا ہے۔ قرآن نے حضرت موسیٰ اور فرعون کے واقعہ کو مختلف انداز میں بار بار بیان کیا ہے ہر جگہ بیان کرنے کی غرض مختلف ہے۔ جب فرعون کو حضرت موسیٰ نے ناصحانہ انداز میں اور محجزات کے ساتھ راوح حق کی طرف ڈوٹ دی تو اس نے تکبر اور انکار کیا۔ پھر تاخویہ اللہ کی گرفت میں آگیا اور آخرت سے قبل دنیا میں بھی اپنے انعام کو پہنچا اور پانی میں غرق ہوا۔ آج بھی جو لوگ دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں وہ بھی ایسے انعام کو پہنچ سکتے ہیں خواہ اس کی شکل مختلف کیوں نہ ہو۔

آیت ۲۷۳ تا ۳۳۳ میں انس و آفاق سے قیامت پر دلائل دیتے جا رہے ہیں:

- (۱) اللہ تعالیٰ کیلئے انسان کو دوبارہ زندہ کرتا کچھ مشکل نہیں۔ (۲) پوری کائنات کا نعم اپنائی حسن و خوبی اور

**اعمال:** كَذَّبَ: اس نے جَهْلًا تَكْذِيبَ سے ماضی واحد غائب مذکور۔ عَصَىٰ: اس نے نافرمانی کی عصیان سے ایضاً عصی۔ يَسْعَىٰ: وہ سُقیٰ کرتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر يَسْعَىٰ۔ حَشَرَ: اس نے جمع کیا / اکْشَاکِیَا ماضی واحد غائب مذکور حَشَرَ۔ يَخْشِرُ۔ أَخَذَ: اس نے پکارا ایضاً، اخذ۔ يَأْخُذَ۔ بَنَىٰ: اس نے بَنَایا ایضاً بَنَىٰ۔ يَبْنَىٰ۔ رَفَعَ: اس نے بلَدِیَا ایضاً رَفَعَ۔ سَمْكَ: بلَدِیَا اوپنجا۔

**حروف:** ثُمَّ: پُل۔ الْبَتَّة: بیک لام لازم۔ أَيْ: کیا، حرف استفهام۔ أَمْ: یا۔

حکمت سے کافر مہے۔ یہ اتفاقی واقع نہیں اور نہ بے مقصد ہے اس کی بحیثیت آخرت کے بغیر ممکن نہیں۔ (۳) یہ پوری کائنات انسان ہی کے لیے باحکمت تحقیق کی گئی ہے جس سے ہر انسان ہر آن فائدہ اخراج ہے۔ یہی ممکن ہے کہ جو ان انعامات کا حکم رکھا کرے اور جو ہاتھ کی کارویٰ اختیار رکھے تو انہوں ایک جیسے نجام سے دوچار ہوں؟ انس کا تقاضا ہے کہ ایک دن اپنا دن چاہیے جس میں ہر سب کو اسکے کام برداشت ملے۔

۴۵ آیت ۳۳ میں قیامت کے برپا ہونے کے عکس میں بعد قیامت یعنی دن چاراں ہوں کیا جا رہا ہے تاکہ وہ مظہر انسان کے سامنے رہے جس کا دنیا میں تصور ممکن نہیں۔ اس دن انسان کی آخرت کی ابدی زندگی کے مستقبل کا فصل اس بنیاد پر ہو گا کہ اس نے دنیا میں با غیون اور با فرماؤں کی زندگی اختیار کی اور دنیا ہی کے فوائد اور

## فَسَوْلَهَا ۚ وَ أَغْطَشَ لَيْلَهَا ۖ وَ أَخْرَجَ ضَحْمَهَا ۚ

فَ	سَوْلَهَا	وَ	أَغْطَشَ	لَيْلَهَا	وَ	أَخْرَجَ	ضَحْمَهَا
پھر	برابر کیا	اسے	اور	اسی نے تاریک کی	رات	اُسکی	دھوپ

پھر اسے برادر کر دیا۔ اور اسی نے رات کو تاریک بنا دیا اور (دن کو) دھوپ نکالی۔

## وَ الْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحْمَهَا ۚ أَخْرَجَ مِنْهَا

وَ	الْأَرْضَ	بَعْدَ	ذَلِكَ	دَحْمَهَا	وَ	أَخْرَجَ	مِنْهَا
اور	زمین	بعد	اس کے	پھیلادیا	اُسکو	اسی نے	کالا سے

اور اس کے بعد زمین کو پھیلادیا۔ اسی نے اس میں سے اس کا

## مَاءَهَا وَ مَرْعَىهَا ۚ وَ الْجِبَالَ أَرْسَمَهَا ۚ

مَاءَ	هَا	وَ	مَرْعَى	هَا	وَ	الْجِبَالَ	أَرْسَمَهَا
پانی	اس کا	اور	چارا	اسکا	اور	پہاڑوں کو	جہادیا

پانی کالا اور چارا گایا۔ اور اس پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا۔

## مَتَعًا لَكُمْ وَ لَا نَعِلْمُ فَإِذَا جَاءَتِ

مَتَعًا	لَ	كُمْ	وَ	لِ	أَنْعَمْ	كُمْ	فَ	إِذَا	جَاءَتِ
سامان زیست	لیے	تمہارے	اور	لیے	چار پاپوں	تمہارے پس	جب	آئے گی	

یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چار پاپوں کے فائدے کے لیے (کیا)۔ تو جب بڑی آفت

## الظَّامَةُ الْكُبَرَى ۚ يَوْمٌ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَنُ

الظَّامَةُ	الْكُبَرَى	يَتَذَكَّرُ	الْإِنْسَنُ
آفت	بُری	اس دن	یاد کرے گا

آئے گی اس دن انسان اپنے کاموں کو

افعال سُویٰ: اس نے درست کیا / برادر کیا، تسویہ سے ماضی واحد غائب نہ کر۔ اغْطَشَ: اس نے تاریک کیا، اغْطَش سے ایضاً۔

دَحْمَهَا: اس نے درست بچھایا / پھیلادیا (نفر) دَحْمَه سے ایضاً، دَحَّا، بَدَّهُ۔ أَرْسَلَ: اس نے استوار/اقام کیا، ارْسَأَه سے ماضی واحد

غائب نہ کر۔ جَاءَتِ: وہ آئی، ماضی واحد غائب مؤنث جاءَ، بَجَعَ، إِذَا جَاءَتِ: جب وہ آئی۔ يَتَذَكَّرُ: وہ یاد کرتا ہے / کہ یا نہ تذکرہ سے مفارع واحد غائب نہ کر (ذکر مادہ)۔

اَمَّا: ضُحَّى: چاشت کا وقت، دھوپ پھینا۔ مَوْعِيٰ: چارچا گاہ۔ الْعَامٰ: چوپائے نعم واحد۔ الظَّامَةُ: آفت ہنگامہ قیامت۔

**مَا سَعَىٰ لَا وَبِرَزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَرَىٰ**

مَا	سَعَىٰ	وَ	بِرَزَتِ	الْجَحِيْمُ لِ	مَنْ	يَرَىٰ
جو	اس نے کیا / اکایا	اور	نکال کر ظاہر کر دی جائے گی	دوزخ	لیے	اسکے جو دیکھتا ہے
یاد کرے گا اور دوزخ کی بھی خواہ دلے کے سامنے نکال کر کر دی جائے گی۔						

**فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ لَا وَأَطْشَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا لَا فَإِنَّ**

فَ	أَمَّا	مَنْ	طَغَىٰ	وَ	أَثْرَ	الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِ	إِنَّ
پس	بات یہے	جس نے	سرکشی کی	اور	ترجیح دی	زندگی کو دنیا کی	پس پیش
تو جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو قدم سمجھا اس کا							

**الْجَحِيْمُ هِيَ الْمَأْوَىٰ وَأَمَّا مَنْ خَافَ**

الْجَحِيْمُ	هِيَ	الْمَأْوَىٰ	وَ	أَمَّا	مَنْ	خَافَ
دوزخ	اس کا	محکاتا ہے	اور	بات یہے	جو کوئی	ڈرتارہا
محکاتا دوزخ ہے۔ اور جو اپنے پروردگار کے سامنے						

**مَقَامَ رَاهِيهٖ وَنَهَيَ النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ لَا**

مَقَامٌ	رَاهِيهٖ	وَ	نَهَيَ	النَّفْسَ	عَنِ	الْهَوَىٰ
سامنے کھڑے ہونے سے	پروردگار اپنے کے	اور	روکا	اپنے نفس کو	سے	خواہشوں
کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا						

**فَإِنَّ الْجَحَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ بِيَسْعَلُونَكَ عَنِ**

فَ	إِنَّ	الْجَحَّةَ	هِيَ	الْمَأْوَىٰ	يَسْعَلُونَ	كَ	عَنِ
پس	پیش	بنت تی	اس کا	محکاتا ہے	پوچھتے ہیں	آپ سے	بات
اس کا محکاتا نہیں تھا۔ (اے چیزیں لوگ) تم سے قیامت کے بارے							

خواہشات کو مقصود بنالیا اس نے اپنے رب سے ڈرتے ہوئے اپنے نفس کو ناجائز خواہشات سے روک رکھا۔ اس وقت انجم کے لحاظ سے تمام انسان دو گروہوں میں تقیم ہو جائیں گے۔ جو اپنی خواہشات کے غلام بن کر زندگی بر کر رہے تھے انکا انجم دوزخ ہو گا۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں اختیارات اور ذمہ داریوں کا صحیح ادا کر کے ہیشہ اس بات کی تکلیف کی کہ ایک دن انہیں اپنے آقا اور مولا کے سامنے حاضر ہو کر ہر عمل کا حساب دینا ہے ایسے لوگ انجم کے لحاظ سے کامیاب ہوں گے اور ان کا شکانا جنت ہو گا جو اپنائی پر کون اور آرامہ جگہ دیں گے۔

**اعوال: بُرَزَتُ:** اچھی طرح ظاہر کر دی گئی نکال کر سامنے کر دی گئی تیزیز (ظاہر کرنا) سے ماضی مجہول واحد غالب مؤمن۔ اثر: اس

نے پسند کیا / ترجیح دی / مقدم سمجھا / ایشارہ سے ماضی واحد غالب مؤمن۔ نهی: اس نے منع کیا / روکا نہی سے ایسا نہی، یعنی۔

**يَسْعَلُونَ:** وہ پوچھتے ہیں مُسْوَالَ سے مضارع جمع غالب مذکور مُسْتَلَ بَسْتَلَ۔

**اسماء: الْمَأْوَىٰ:** محکاتا لائیں رہنے کی جگ۔

آیت ۳۶۳۲ میں کفار  
کم کے سوال کا جواب ہے۔  
پوچھتے تھے کہ قیامت کب  
آئے گی۔ یہاں حضور ﷺ  
تو تلی وی جاری ہے کہ آپ  
ان کی ان باتوں کی طرف توجہ  
نہ دیں۔ قیامت کے وقت کا  
علم اللہ کے سوا کسی کو معلوم  
نہیں۔ آپ صرف ان کو خبر دار  
کر دیں کہ قیامت ضرور آ کر  
رہے گی۔ جنکاتی جاپے اسکے  
آنے کے خوف سے اپنا روایہ  
درست کرے اور جس کا جی  
چاہے غیر ذمہ دار اس زندگی  
بمرکرے۔ جب وہ دن ان  
کے سامنے ہوگا تو یہ جو دنیا ہی  
کو سب کچھ سمجھ بیٹھتے اس  
وقت یہ زندگی بے حقیقت ہو  
گی۔ اس وقت وہ ایسا بھروسی  
کریں گے کہ دنیا میں ان کا  
قیام ایک شام یا ایک شام سے  
زیادہ نہیں رہا۔

## السَّاعَةِ آيَانَ مُرْسَهَاٗ فِيمَ أَنْتَ مِنْ

السَّاعَةِ	آيَانَ	مُرْسَىٰ	هَا	فِيمَ (إِنَّمَا)	أَنْتَ	مِنْ
قیامت	کب	مُهْرَبًا / وَقْعَهُ	اس کا	کس قبر میں ہے	تو	سے

میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔ سوتھا اس کے ذکر

## ذِكْرُهَاٗ إِلَى سَابِكَ مُنْتَهِهَاٗ إِنَّمَا أَنْتَ

ذِكْرُهَاٗ	إِلَى	رَبِّ	كَ مُنْتَهِيٰ	هَا	إِنَّمَا	أَنْتَ
ذکر	اسکے طرف	پروردگار	تیرے	اہنا / پیش	اہنی	اسکے سوا کچھ نہیں کہ آپ

سے کس قبر میں ہو؟ اس کا مطلب (ایمن واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار یعنی کو معلوم ہے۔ جو شخص اس

## مُنْذِرُ مَنْ يَخْشِيٰهَاٗ كَانُوهِمْ يَوْمَ يَرَوُنَهَاٗ

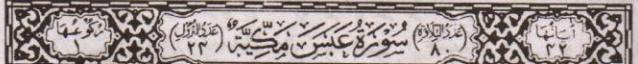
مُنْذِرُ	مَنْ	يَخْشِيٰهَا	يَوْمَ	يَرَوُنَهَا
ڈرانے والے اسکو جو	ڈر رکھتا ہے	اس سے	ایسا لگا گا / گویا کروہ	جس دن وہ دیکھیں گے اسکو

سے ڈر رکھتا ہے تم تو اس کو ڈر نہ والے ہو۔ جب وہ اس کو دیکھیں گے

## لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَّاهَاٗ

لَمْ	يَلْبَثُوا	إِلَّا	عَشِيَّةً	أَوْ	ضُحَّاهَاٗ	هَا
نہیں	وہ شہرے	مگر	ایک شام	یا	ایک رنج	اس کی

(تو ایسا خیال کریں گے) کہ گیا (دنیا میں صرف) ایک شام یا اسے تھے۔



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا ہم بران نہیا بت رحم دلا ہے۔

افعال: بَيَّرُونَ: وہ دیکھیں گے رُؤْيَہ سے مشارع جمع غائب مذکور رائی بیوی۔ لَمْ يَلْبَثُوا: وہ نہیں ظہرے اڑہے تھے۔ مشارع غنی یہ لم جمع غائب مذکور لبک بیٹھ۔

اسماء: آیَانَ: کب، وقت، کلمہ استفهام۔ مُرْسَىٰ: مُهْرَبًا، مُهْرَبًا۔ مُنْذِرُ: ڈرانے والا اسم فاعل۔ عَشِيَّةً: شام۔

حروف: إِنَّمَا: (إِنَّمَا) سوائے اسکے نہیں میکھل این اور مذکورہ سے مرکب۔ كَانَ: گویا کر۔ لَمْ: نہیں / نہ رفر جاز مشارع۔ أَوْ: یا۔